حجاب اور پردہ کی شرعی حیثیت سے متعلق فقہاء اربعہ کی آراء کا تجزیہ

An Analysis of the Opinions of the Four Schools of Jurisprudence Regarding the Shari'ah Status of Hijab and Veil

Dr. Shazia Rashid Abbasi

Lecturer, Department of Islamiyat, Federal Urdu University of Arts, Science & Technology, Islamabad.

Email: drshaziarasheedabbasi@gmail.com

Shafi Muhammad

Ph.D. Research Scholar, Al-Hamd Islamic University, Islamabad.

Email: drqadri511@gmail.com

Received on: 08-01-2025

Accepted on: 13-02-2025

Abstract

The concept of **hijab and modest covering in Islamic law** is not merely a cultural or social tradition, but rather a divine command rooted in the Qur'an and Sunnah. Throughout the history of Islamic jurisprudence, this subject has remained a focal point for scholars and exegetes, with the four schools of law—Hanafi, Shafi'i, Maliki, and Hanbali—each presenting their perspectives with distinct reasoning. A study of these views reveals that although minor interpretive differences exist, there is unanimous agreement that hijab is a fundamental religious requirement aimed at safeguarding the dignity, chastity, and honor of women. According to the **Hanafi jurists**, the entire body of a woman is considered part of her *'awrah* (to be covered), except for the face and hands; however, in situations where there is fear of temptation or corruption, covering even these becomes obligatory. This position is derived from the Qur'anic injunctions instructing women to conceal their adornments and protect themselves from the gaze of non-mahram men. The **Shafi'i school** adopts a stricter stance, holding that a woman's face and hands are also included in her *'awrah*. Thus, in most circumstances, covering them is considered not only preferable but often obligatory. The **Maliki scholars** adopt a more balanced position, maintaining that the face and hands may ordinarily remain uncovered, yet in the presence of potential societal corruption or moral threat, covering them too becomes necessary. The **Hanbali jurists** advance the most stringent position, declaring the entire female body to be *'awrah* and prescribing complete covering under all circumstances. These differing interpretations demonstrate that Islamic jurisprudence is not a rigid, static code but a dynamic system that accommodates social contexts, circumstances, and prevailing customs while remaining faithful to its foundational principles. The divergences in the rulings on hijab reflect the richness of interpretive diversity within the Qur'an and Prophetic traditions, but they all converge on a single essential truth: the true place of a woman is in her dignity, purity, and honor, which cannot be preserved without the institution of hijab. It is equally significant to note that the legal discourse on modesty does not apply exclusively to women. The juristic tradition emphasizes parallel obligations for men, such as lowering their gaze, observing

modesty, and maintaining boundaries. This highlights that Islam does not place the burden of social morality solely upon women; rather, it makes men equally responsible for upholding purity in conduct and society. Thus, the concept of hijāb is not limited to clothing or physical veiling, but extends to a comprehensive moral framework that sustains spiritual refinement, social balance, and ethical elevation. In conclusion, while the detailed rulings and scope of coverage differ across the four schools, all concur that hijāb and modest covering are integral components of Islam, indispensable for nurturing a virtuous society. This issue continues to retain its full relevance today, and in contemporary circumstances, its importance has become even greater than before.

Keywords: Hijāb, Veil, Modesty in Islam, Islamic Jurisprudence, Awrah, Qur'an and Sunnah

اسلامی شریعت میں حجاب اور پردہ کا تصور محض ایک معاشرتی روایت یا ثقافتی روایت نہیں بلکہ ایک ایسا دینی حکم ہے جو قرآن و سنت کی بنیاد پر تشکیل پایا ہے۔ تاریخ فقہ میں یہ مسئلہ ہمیشہ فقہاء و مفسرین کی علمی توجہ کا مرکز رہا ہے اور چاروں مکاتب فقہ یعنی حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی فقہاء نے اس پر اپنے اپنے انداز میں دلائل دیے ہیں۔ ان آراء کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ اگرچہ تعبیر و تشریح میں کچھ جزوی اختلافات موجود ہیں، لیکن اس اصول پر سب کا اتفاق ہے کہ عورت کی عصمت، عفت اور وقار کے تحفظ کے لیے حجاب ایک بنیادی دینی تقاضا ہے۔ فقہائے احناف کے نزدیک عورت کا پورا جسم ستر کے حکم میں شامل ہے، سوائے چہرے اور ہاتھوں کے، تاہم فتنہ کے اندیشے کی صورت میں ان کا چھپانا بھی لازم قرار پاتا ہے۔ یہ موقف دراصل قرآن کریم کی اس ہدایت سے ماخوذ ہے جس میں عورتوں کو اپنی زینت کو چھپانے اور غیر محرم نگاہوں سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ شوافع نے اس دائرے کو مزید سختی کے ساتھ بیان کیا ہے اور ان کے ہاں زیادہ تر رجحان اس بات کی طرف ملتا ہے کہ عورت کا چہرہ اور ہاتھ بھی ستر میں شامل ہیں، اس لیے عام حالات میں بھی ان کا چھپانا افضل بلکہ اکثر اوقات واجب ہے۔ مالکی فقہاء نے اعتدال کا پہلو اختیار کیا ہے اور ان کے نزدیک اصل حکم یہ ہے کہ چہرہ اور ہاتھ ظاہر رہ سکتے ہیں، لیکن حالات اور معاشرتی فتنوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی ستر کا حکم بھی دیا جاسکتا ہے۔ حنبلی فقہاء نے اس معاملے میں سخت موقف اپنایا ہے اور عورت کے پورے جسم کو ستر قرار دے کر ہر حال میں پردہ واجب ٹھہرایا ہے۔ یہ مختلف آراء اس حقیقت کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اسلامی فقہ محض ایک جامد اور غیر متحرک قانون نہیں بلکہ حالات، معاشرتی تقاضوں اور عرف کے تناظر میں اپنے اصولی دائرے کے اندر رہتے ہوئے وسعت اور لچک رکھتی ہے۔ پردے کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف دراصل آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی تعبیرات کے تنوع کا مظہر ہے، لیکن ان سب کی متفقہ آواز یہی ہے کہ عورت کا اصل مقام عزت، طہارت اور وقار میں ہے، اور اس کا تحفظ حجاب کے بغیر ممکن نہیں۔ فقہی ذخیرے کا یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ پردے کے احکام صرف خواتین کے لیے نہیں بلکہ مردوں کے لیے بھی حیا، نظر کی حفاظت اور حدود کی پاسداری کے احکام برابر موجود ہیں۔ اس سے یہ حقیقت اجاگر ہوتی ہے کہ اسلام نے معاشرتی پاکیزگی اور اخلاقی استحکام کو صرف عورت کی ذمہ داری قرار نہیں دیا بلکہ مردوں کو بھی اپنی نگاہوں اور رویوں کو قابو میں رکھنے کا پابند بنایا ہے۔ یوں پردہ محض لباس یا جسمانی پردہ تک محدود نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر تصور ہے جو معاشرتی توازن، روحانی پاکیزگی اور اخلاقی بلندی کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ فقہائے

اربعہ کی آراء، اگرچہ تفصیل اور دائرہ کار میں مختلف ہیں، لیکن ان سب کا بنیادی اتفاق یہ ہے کہ حجاب اور پردہ اسلام کا لازمی حصہ ہے اور اس کے بغیر ایک صالح معاشرہ تشکیل نہیں پاسکتا۔ یہ مسئلہ آج بھی اپنی پوری معنویت کے ساتھ موجود ہے اور دورِ حاضر کے حالات میں اس کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔

حجاب کا معنی و مفہوم

حجاب عربی زبان کا لفظ ہے جبکہ پردہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔ ان دونوں کا مفہوم ملتا جلتا ہے۔ اسی طرح ایک لفظ ستر بھی استعمال ہوتا ہے۔ ستر کا مطلب ہوتا ہے چھپانا۔ ستر کے احکام مرد اور عورت دونوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ جبکہ حجاب اور پردہ کے احکام خواتین کے ساتھ خاص ہیں۔ مولانا مفتی محمد افتخار لکھتے ہیں کہ ستر عورت اور حجاب النساء یہ دو مسئلے الگ الگ ہیں، ستر عورت ہمیشہ سے فرض ہے۔ حجاب النساء ۵ھ میں فرض ہوا۔ ستر عورت مرد و عورت دونوں پر فرض ہے اور حجاب صرف عورتوں پر، ستر عورت لوگوں کے سامنے اور خلوت دونوں حالتوں میں فرض ہے اور حجاب صرف اجنبی کی موجودگی میں فرض ہے۔¹

اس میں انہوں نے ایک اضافی بات یہ بیان کی ہے کہ ستر عورت ہمیشہ سے فرض رہا ہے جبکہ حجاب النساء پانچ حجری میں فرض ہوا ہے۔ دوسری اضافی بات یہ بیان کی ہے کہ ستر خلوت اور جلوت دونوں حالتوں میں فرض ہے جبکہ حجاب صرف اجنبی لوگوں کے سامنے فرض ہے۔ قرآن کریم میں ستر کے احکام بھی موجود ہیں اور حجاب کے احکام بھی موجود ہیں۔ ستر و حجاب کے زیادہ احکام سورۃ الاحزاب اور سورۃ النور میں موجود ہیں۔

لغت میں حجاب چھپانے، پردہ کرنے، دو چیزوں میں حائل ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔² المعجم الوسیط میں حجاب کے متعلق یوں لکھا ہے کہ لغت میں ’حجاب‘ مصدر ہے اور اس کی جمع ’حجب‘ ہے جس کا معنی ہے ’چھپانا، پردہ کرنا، اور دو چیزوں میں حائل ہونے والی چیز اور اندر آنے سے روکنا‘ اور حجاب دربان کو کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے فلان بحجب الامیر کہ فلاں امیر کا دربان ہے یعنی اس کے پاس آنے سے وہ روکتا ہے اور نگرانی کرتا ہے۔ اور حاجبان پکوں کو کہتے ہیں جو آنکھوں میں گرد و غبار وغیرہ کو روکتی ہیں اور آنکھوں کی حفاظت کرتی ہیں، اور حجاب القلب اس پردے کو کہتے ہیں جو دل اور پیٹ کے درمیان حائل ہوتا ہے۔³ ابراہیم مصطفیٰ نے حجاب کے درج ذیل معانی بیان کیے ہیں:

چھپانا، پردہ کرنا، دو چیزوں میں حائل ہونے والی چیز، اندر آنے سے روکنا اور حاجب۔ حجاب بھی عورت کے اعضاء کو چھپاتا ہے۔

حجاب کے لغوی معنی کے متعلق علامہ ابن منظور افریقی لکھتے ہیں:

الحجاب: الستر۔ والحجاب ما احتجب به وکل ما حال بین شیئین حجاب۔³

حجاب سے مراد ’پردہ‘ ہے۔ اور حجاب کا لفظ ہر اُس چیز کے لیے مستعمل ہے جس کے ذریعے پردہ کیا جائے اور ہر وہ چیز جو اشیاء کے درمیان آڑ ہو حجاب کہلاتی ہے۔

ان تینوں اقتباسات سے پتا چلتا ہے کہ حجاب چھپانا، پردہ کرنا، دو چیزوں میں حائل ہونے والی چیز، اندر آنے سے روکنا اور حاجب کے معنی

مستعمل ہوتا ہے۔

اصطلاح شریعت میں 'حجاب' کی تعریف یہ ہے کہ

ستر المرأة جميع بدنها و زينتها بما يمنع الا جانب عنهما من رؤية شيء من بدنها او زينتها التي تتزين بها⁴

عورت اپنے بدن اور زینت کو اس طرح چھپائے (ڈھانک لے) کہ کوئی بھی اجنبی (غیر محرم) اس کے بدن اور زینت (جس کے ساتھ وہ مزین ہے) میں سے کچھ بھی نہ دیکھ سکے۔

یعنی حجاب سے مراد یہ ہے کہ خواتین اپنے جسم کو اس طرح چھپالیں کہ غیر محرم ان کے بدن اور بدن کی زینت کو نہ دیکھ سکیں۔

احناف کا موقف

فتنہ کی غیر موجودگی میں متقدمین و متاخرین حنفیہ کے نزدیک چہرہ عورت کے ستر میں داخل نہیں ہے۔ ان کے نزدیک عورت کو چونکہ بعض ضروری معاملات میں گھر سے باہر نکلنا پڑتا ہے لہذا چہرہ ڈھانپنے میں سخت مشقت ہے اس لیے یہ حضرات چہرے کو عورت کے ستر سے مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ علامہ ابو بکر رازی جصاص حنفی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ زینت سے مراد چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں، کیونکہ سرمہ چہرہ کی زینت ہے اور مہندی اور انگوٹھی ہاتھوں کی زینت ہیں اور جب اللہ تعالیٰ نے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف دیکھنا (ضرورت کے وقت) مباح کر دیا ہے تو اس کا لامحالہ تقاضا یہ ہے کہ چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا بھی مباح ہو۔ چہرے اور ہاتھوں کے واجب الستر نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ عورت چہرے اور ہاتھوں کو کھول کر نماز پڑھتی ہے اور اگر یہ واجب الستر ہوتے تو ان کو چھپانا بھی فرض ہوتا اور جب عورت کا چہرہ اور ہاتھ ستر نہیں ہیں تو اجنبی شخص کے لیے عورت کے ہاتھوں اور اس کے چہرہ کو ”بلا شہوت دیکھنا جائز ہے اور شہوت سے دیکھنا جائز نہیں۔“⁵

اللہ تعالیٰ نے خواتین کے ہاتھوں اور چہرے کو دیکھنا مباح قرار دیا ہے۔ لہذا چہرے اور ہاتھوں کو چھپانا واجب نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ خواتین نماز میں ہاتھ اور چہرے کو ظاہر کرتی ہیں اگر ان کا چھپانا واجب ہوتا تو پھر نماز میں خواتین کے لیے ہاتھ چہرے کو کھولنا جائز نہ ہوتا۔ لہذا حالت شہوت میں تو خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے لیکن شہوت کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔

علامہ ابوالحسن المرغینائی حنفی لکھتے ہیں کہ آزاد عورت کا چہرہ اور ہاتھوں کے سوا پورا جسم ستر ہے۔ آزاد خواتین کے چہرہ اور ہاتھ کے علاوہ باقی پورا جسم ستر ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاؤں بھی شرمگاہ میں داخل ہیں۔

نیز علامہ قہقستانی لکھتے ہیں کہ اس میں اشارہ ہے کہ اجنبی عورت کے چہرے کی طرف دیکھنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ یہ اس وقت ہے کہ جب شہوت سے نہ دیکھے اور اگر شہوت سے دیکھے تو حرام ہے۔⁷

علامہ قہقستانی علیہ الرحمہ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ شہوت کے بغیر خواتین کے چہرے کی طرف دیکھنا کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن حالت شہوت میں خواتین کے چہرے کی طرف دیکھنا حرام ہے۔

امام حسن بن عمار شربلای علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ فتنے کے خوف سے نوجوان عورت کو چہرہ کھولنے سے منع کیا گیا نہ کہ اس (چہرے) کے ستر میں داخل ہونے سے۔⁸

اس عبارت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اگر فتنے خوف ہو تو اس صورت میں چہرے کو چھپانا بھی ضروری ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ علمائے احناف کے نزدیک خواتین کا چہرہ اور ہاتھ ستر میں داخل نہیں ہیں۔ لیکن فتنے کے خوف کی وجہ سے چہرے کو چھپانا بھی ضروری ہے۔ چہرہ کو ستر کی وجہ سے چھپانا ضروری نہیں ہے بلکہ فتنے کی وجہ سے چھپانا ضروری ہے۔ دور حاضر چونکہ فتنوں کا دور ہے لہذا اس دور میں فتنوں سے بچنے کے لیے احناف کے اس موقف پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہوگا۔

فقہ مالکی کی آراء کا جائزہ

امام مالک علیہ الرحمہ کے ماننے والوں کا نظریہ بھی یہ ہے کہ خواتین ہاتھ اور چہرے کے علاوہ باقی جسم کو ظاہر نہیں کر سکتیں۔ یہ عام حالات کا حکم ہے جبکہ فتنے کی حالت یہ خواتین کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ اپنے ہاتھ اور چہرے کو بھی ڈھانپ لیں۔ فقہ مالکی کے ایک بہت بڑے عالم شیخ احمد بن محمد الصادق المالکی لکھتے ہیں کہ عورت کا ستر اجنبی مرد کے سامنے جو محرم نہیں پورا جسم ہے سوائے چہرے اور ہتھیلیوں کے اور یہ دونوں عورت کا ستر نہیں ہیں۔ لیکن عورت کے لیے ان کو فتنے کے خوف سے چھپانا واجب ہے۔⁹ خواتین اجنبی مرد کے سامنے فتنے کی حالت کے علاوہ میں اپنے چہرے اور ہاتھ کو ظاہر کر سکتیں ہیں لیکن فتنے کی حالت میں یہ چیزیں ظاہر نہیں کر سکتیں۔

امام احمد بن احمد الدسوقی المالکی فرماتے ہیں کہ سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ دونوں ستر میں داخل نہیں اور ان کی طرف دیکھنا بھی جائز ہے۔ ہاتھوں کے ظاہر اور باطن (باہر اور اندر والے حصے) میں کوئی فرق نہیں ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے فتنہ پیدا نہ ہو اور یہ دیکھنا بغیر لذت کے ہو۔ اگر یہ دو شرطیں نہ ہوں گی تو یہ دیکھنا حرام ہوگا لیکن کیا ان دو شرائط کی عدم موجودگی میں عورت پر اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپنا واجب نہ ہوگا بلکہ مرد کے لیے واجب ہے کہ اپنی نگاہوں کو دبا کر رکھے۔ ابن مرزوق کی رائے یہ ہے کہ ایسی صورت حال میں عورت کے لیے اپنے چہرے اور ہاتھوں کو ڈھانپنا واجب ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ یہ امام مالک کا مشہور مذہب ہے۔ دوسرا مؤقف ابو عبد اللہ مذاق کے مطابق قاضی عیاض کا ہے کہ عورت کے لیے ایسی صورت میں پردہ واجب نہ ہوگا بلکہ مرد پر یہ فرض ہے کہ وہ غرض بصر سے کام لے۔¹⁰

خواتین کے ہاتھوں اور چہرے کے علاوہ تمام جسم ستر میں داخل ہے۔ خواتین کے ہاتھوں اور چہروں کو دیکھنا اس وقت جائز ہوگا جب دو شرطیں پائی جائیں گی۔ وہ دو شرطیں یہ ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ دیکھنے سے فتنہ پیدا نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ شہوت اور لذت کے بغیر دیکھا جائے۔ اگر یہ دونوں شرائط نہ پائی گئی تو پھر خواتین کے چہرے کو دیکھنا جائز نہ ہوگا۔ شرائط نہ پائی جانے کی صورت میں خواتین پر چہرے کو چھپانا فرض ہوگا یا پھر مرد حضرات کے لیے اپنی آنکھوں کو بند کرنا لازمی ہوگا؟ اس بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ خواتین پر پردہ کرنا لازم ہے جبکہ دوسری روایت یہ ہے کہ مرد حضرات اپنی نگاہوں کو بند رکھیں۔

فقہ مالکی کے ایک اور عالم علامہ در دیر مالکی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ چہرہ اور ہتھیلیوں کے سوا آزاد عورت کا پورا جسم ستر ہے حتیٰ کہ اس کے سر بال بھی ستر ہیں یہ ستر اجنبی مسلمان کے اعتبار سے ہے اور اجنبی کام کے اعتبار سے اس کا چہرہ اور ہتھیلیاں بھی ستر ہیں اور لذت اور لطف اندوزی کے ساتھ عورت کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا حرام ہے اور لذت اور لطف اندوزی کے بغیر دیکھنا جائز ہے۔¹¹ فتنہ کے علاوہ عام حالات میں خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کے علاوہ باقی سارا جسم ستر میں داخل ہے۔ جبکہ فتنہ کی حالت میں اور شہوت کے ساتھ خواتین کے ہاتھ اور چہرے کو دیکھنا بھی حرام ہے۔

حاصل کلام یہ ہے مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ وہ عورت کے چہرے کو ستر میں شامل نہیں کرتے لیکن فتنے کی موجودگی میں چہرے کے پردے کو واجب قرار دیتے ہیں۔

فقہ شافعی کی آراء کا جائزہ

فقہ شافعی کے نزدیک بھی ہاتھ اور چہرے کے علاوہ خواتین کا باقی جسم ستر میں داخل ہے۔ لہذا باقی جسم کو کھولنا جائز نہیں ہے۔ علامہ نووی شافعی لکھتے ہیں کہ چہرے اور ہتھیلیوں کے سوا عورت کا تمام بدن واجب الستر ہے۔ ہتھیلیاں ہاتھ کے پہنچوں تک ستر سے مستثنیٰ ہیں۔¹² اس عبارت میں انہوں نے یہ بیان کیا ہے کہ خواتین کی ہتھیلیاں اور چہرہ واجب الستر نہیں ہے۔ اور ہتھیلیاں پہنچوں تک ستر سے مستثنیٰ ہیں۔

الشیخ عبدالحمید الشروانی عورت کے کفن کی بحث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ عورت کے (کفن کے لیے) اتنا کپڑا ہونا ضروری ہے جو اس کے جسم کو چھپالے سوائے چہرے اور دونوں ہاتھوں کے چاہے وہ آزاد عورت ہو یا لونڈی ہو اور زندگی میں چہرے اور دونوں ہاتھوں کا ڈھانپنا اس وجہ سے واجب نہیں ہے کہ یہ عورت کا ستر نہیں بلکہ اس لیے ان کو ڈھانپنا واجب ہے کہ اکثر اوقات ان کی طرف نظر فتنے کا باعث بنتی ہے۔¹³

چہرہ اور ہاتھ ستر میں داخل نہیں ہیں لیکن اگر فتنہ کا ڈر ہو تو پھر فتنہ سے بچنے کے لیے چہرہ اور ہاتھوں کو چھپانا بھی ضروری ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ شافعیہ مسلک بھی فتنے کے ڈر سے عورت کے چہرے کے پردے کو واجب قرار دیتا ہے۔ جبکہ عام حالات میں ان کا موقف یہ ہے کہ چہرہ اور ہاتھوں کو ڈھانپنا ضروری نہیں ہے۔

فقہ حنبلی کی آراء کا جائزہ

فقہ حنبلی کے نزدیک خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کے متعلق دو اقوال موجود ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کو بغیر شہوت کے دیکھنا جائز ہے جبکہ شہوت کے ساتھ دیکھنا جائز نہیں ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کو بغیر شہوت کے دیکھنا بھی جائز نہیں ہے۔

امام ابن تیمیہ (وَلَا يُبَدِّينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ایک قول تو یہ ہے کہ عورت کے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف بغیر شہوت کے دیکھنا جائز ہے، یہ مسلک امام ابوحنیفہؒ اور امام شافعیؒ کا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ سے بھی ایسا ایک قول مروی ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ جائز نہیں۔ یہی امام احمدؒ کا مشہور مسلک ہے کیونکہ عورت کا سارا جسم ستر ہے یہاں تک کہ اس کے ناخن بھی امام مالک کی بھی رائے یہی ہے۔¹⁴

اس اقتباس میں انہوں نے یہ بتایا ہے کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے دو اقوال مروی ہیں۔ پہلا قول یہ ہے کہ بغیر شہوت کے خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ بغیر شہوت کے خواتین کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے یہی مشہور قول مروی ہے۔

علامہ صالح بن فوزان لکھتے ہیں کہ عورت کا سارا جسم ستر ہے اس کی دلیل ترمذی کی روایت ہے کہ عورت کا سارا جسم ستر ہے۔ یہ اور اس طرح کی دوسری نصوص سے جو کثرت سے قرآن و سنت میں وارد ہوئی ہیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اجنبی مردوں کے سامنے عورت کا سارا جسم ستر ہے نماز کی حالت ہو یا غیر نماز کی، دونوں صورتوں میں عورت کے جسم کا کوئی حصہ مردوں کے سامنے ظاہر نہیں ہونا چاہیے۔ ہاں اگر عورت کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہی ہو جہاں اجنبی مرد نہ ہوں تو وہ نماز میں اپنا چہرہ کھول سکتی ہے کیونکہ نماز میں عورت کا چہرہ ستر میں شامل نہیں۔¹⁵

اس عبارت کا خلاصہ یہی ہے کہ نماز کی حالت میں جہاں اجنبی مرد نہ ہوں وہاں پر خواتین اپنا چہرہ کھول سکتی ہیں جبکہ نماز کے علاوہ خواتین کا سارا جسم ستر میں داخل ہے۔

حنابلہ کے نزدیک نماز میں چہرہ ستر میں داخل نہیں ہے۔ حنبلہ کے بارے میں دو قول ہمارے سامنے آتے ہیں۔ علامہ ابن مفلح حنبل لکھتے ہیں کہ آزاد عورت تمام کی تمام ستر میں داخل ہے یہاں تک کہ اس کے ناخن بھی، ابن ہبیرہ نے اس رائے کو مشہور کہا ہے۔ سوائے چہرے کے اور امام احمد کے مذہب میں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عورت کے لیے نماز کی حالت میں اپنا چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے جیسا کہ مغنی وغیرہ میں موجود ہے اور امام احمد سے مطلقاً یہ قول بھی روایت کیا گیا ہے کہ عورت کا سارا جسم ستر ہے۔ اس قول سے مراد یا تو چہرے کے علاوہ سارا جسم ہے یا پھر یہاں نماز سے باہر کی حالت کا ذکر ہو رہا ہے۔¹⁶

فقہاء ثلاثہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام شافعی علیہم الرحمہ کے نزدیک حالت امن میں خواتین کے لیے ہاتھ اور چہرہ کو ڈھانپنا لازم نہیں ہے جبکہ حالت فتنہ میں خواتین کے چہرے کو دیکھنا جائز نہیں ہے۔ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے دو روایتیں ملتی ہیں۔ پہلی روایت میں ان کا موقف یہ بیان کیا گیا ہے کہ حالت امن میں خواتین کے لیے چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے جبکہ دوسری روایت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ حالات امن اور غیر دونوں میں خواتین کے لیے چہرہ کھلا رکھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ نماز کی حالت میں جہاں پر اجنبی مرد نہ ہوں وہاں پر اپنا چہرہ کھول سکتی ہے۔

خلاصہ بحث

اسلام میں حجاب اور پردہ کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے، اور فقہاء اربعہ نے اس موضوع پر تفصیلی آراء دی ہیں۔ لغت میں ”حجاب“ کے معنی چھپانے، پردہ کرنے اور دو چیزوں کے درمیان حائل ہونے کے ہیں، جبکہ ”پردہ“ فارسی اور ”ستر“ عربی الاصل لفظ ہے جس کا مطلب ہے چھپانا۔ شریعت کی اصطلاح میں ”ستر“ مرد و عورت دونوں پر لاگو ہوتا ہے، مگر ”حجاب“ کا تعلق خاص طور پر عورت سے ہے اور یہ پانچ جبری میں فرض ہوا۔ فرق یہ ہے کہ ستر خلوت و جلوت دونوں میں لازم ہے، جبکہ حجاب صرف غیر محرم کے سامنے ضروری ہے۔ فقہ حنفی کے مطابق عورت کے چہرے اور ہاتھ ستر میں شامل نہیں، لہذا ان کو چھپانا واجب نہیں ہے، البتہ فتنے کے اندیشے کی صورت میں چہرے کا پردہ بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ احناف کے نزدیک عورت نماز میں چہرہ اور ہاتھ کھلا رکھ سکتی ہے، اس سے دلیل لی جاتی ہے کہ یہ واجب الستر نہیں۔ تاہم شہوت سے دیکھنا حرام اور شہوت کے بغیر کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ فقہ مالکی میں بھی عمومی حالات میں چہرہ اور ہاتھ ستر میں شامل نہیں، لیکن فتنے کے خوف کی وجہ سے ان کو ڈھانپنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ بعض مالکی علماء کے نزدیک اگر شہوت یافتہ کا اندیشہ ہو تو عورت کے لیے چہرے کا پردہ ضروری ہے، ورنہ مرد پر نگاہ نیچی رکھنا فرض ہے۔ اس طرح دونوں ذمہ داریاں بیک وقت بیان کی گئی ہیں۔ فقہ شافعی میں بھی یہی اصول پایا جاتا ہے کہ چہرہ اور ہاتھ واجب الستر نہیں، لیکن فتنے یا شہوت کی موجودگی میں ان کا پردہ کرنا ضروری ہے۔ شافعی علماء نے وضاحت کی کہ اکثر اوقات عورت کا چہرہ فتنے کا باعث بنتا ہے، اس لیے احتیاط کا تقاضا ہے کہ اسے چھپایا جائے۔ فقہ حنبلی میں دو موقف ملتے ہیں۔ ایک کے مطابق چہرہ اور ہاتھ ستر میں شامل نہیں اور بغیر شہوت کے ان کو دیکھنا جائز ہے، جبکہ دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کا پورا جسم بشمول چہرے اور ہاتھ ستر ہے، اس لیے ہر حال میں ان کا پردہ واجب ہے۔ البتہ نماز کی حالت میں، جب اجنبی مرد نہ ہوں، عورت اپنا چہرہ کھول سکتی ہے۔ یہی قول امام احمد بن حنبل سے زیادہ مشہور ہے۔ ان آراء کے تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ فقہائے احناف، مالکیہ اور شوافع کے نزدیک اصل حکم یہ ہے کہ چہرہ اور ہاتھ ستر میں داخل نہیں، لیکن فتنے کے پیش نظر ان کا پردہ ضروری ہے۔ حنابلہ کے ہاں زیادہ سختی ہے اور وہ عام حالات میں بھی چہرے کے پردے کے قائل ہیں۔ یوں یہ مسئلہ محض جزوی اختلافات کے باوجود اتفاق رائے رکھتا ہے کہ عورت کا اصل وقار اور معاشرتی طہارت حجاب اور پردے کے اہتمام سے ہی محفوظ رہتی ہے۔

نتائج بحث

درج بالا تحقیق سے حاصل ہونے والے نتائج درج ذیل ہیں:

متفقہ اصول: تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت کے جسم کا بڑا حصہ ستر میں شامل ہے اور اس کو اجنبی مردوں کے سامنے ظاہر کرنا جائز نہیں۔

چہرہ اور ہاتھ کا اختلاف: اختلاف صرف چہرے اور ہاتھ کے بارے میں ہے، احناف، مالکیہ اور شوافع ان کو عام حالات میں واجب الستر نہیں مانتے، مگر حنابلہ کے ہاں اکثر رائے یہ ہے کہ وہ بھی ستر میں شامل ہیں۔

فتنے کا عنصر: تینوں مکاتب فکر (احناف، مالکیہ، شوافع) نے فتنہ کے اندیشے کو فیصلہ کن عنصر قرار دیا ہے، اور ایسے حالات میں چہرے کے پردے کو بھی لازمی قرار دیا ہے۔

نماز اور پردہ: تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز میں عورت کا چہرہ کھلا رکھنا جائز ہے، البتہ اجنبیوں کے سامنے یہ اجازت باقی نہیں رہتی۔
حجاب کا مقصد: ان آراء سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شریعت کا اصل مقصد عورت کی عفت، وقار اور معاشرتی طہارت کا تحفظ ہے، اور پردہ اسی مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

عملی رہنمائی: دورِ حاضر چونکہ فتنوں اور بے پردگی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کا دور ہے، اس لیے فقہائے احناف و مالکیہ و شوافع کے اصول کے مطابق بھی چہرے کے پردے کو اپنانا زیادہ بہتر اور محتاط عمل ہے۔

یوں فقہائے اربعہ کی آراء کا تقابلی مطالعہ بتاتا ہے کہ اختلاف تفصیلات میں ہے لیکن بنیادی اتفاق یہ ہے کہ حجاب عورت کی عزت و عفت کے تحفظ کے لیے ناگزیر دینی حکم ہے۔

References

1. Muhammad Iftikhar, Maulana, Mufti, Shara'i Parda Kyon? Kaise?, Maktaba Usmania, Rawalpindi
2. Ibrahim Mustafa, Al-Mu'jam al-Wasit, Maktabah al-Shurūq al-Duwaliyyah, Misr
3. Ibn Manzur, Lisan al-'Arab, Maddah H-J-B, Dar al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut
4. Suhaib Ahmad, al-Shaykh, Aurat ka Zewar Parda, Maktabah Bayt al-Salam, al-Riyadh
5. Jassas, Ahmad bin Ali Abu Bakr, al-Razi, Allama (Ḥanafī), Ahkam al-Qur'an, Suhail Academy, Lahore
6. Al-Murghinai, Ali bin Abi Bakr, Allama, Abu al-Hasan, Ḥanafī, Al-Hidayah al-Awwalīn, Maktabah Imdadiyah, Multan
7. Qahqastani, Muhammad Khorasani, Allama, Ḥanafī, Jami' al-Rumuz, Matba' Munshi Nawal Kishwar, Karachi
8. Al-Sharniblani, Hasan bin Ammar bin Ali, Maraqī al-Falāḥ fi Sharḥ Matn Nūr al-'Idāḥ, Maktabah Karkhānah Tijarat Kutub, Karachi
9. Al-Sawi, Ahmad bin Muhammad, Shaykh, al-Mālikī, Hashiyat al-Sawi 'ala al-Sharḥ al-Ṣaghīr, Maktabah 'Isā al-Bābī al-Jalī, Misr
10. Al-Disūfī, Muhammad bin Ahmad, al-Mālikī, Sharḥ al-Kabīr, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut
11. Dar Dir, Ahmad, Allama, Abu al-Barakat, Sayyidi, Mālikī, Al-Sharḥ al-Kabīr, Dār al-Fikr, Beirut
12. An-Nawawī, Yahyā bin Sharaf, Allama, Sharḥ al-Muḥadhdhab, Matbū'ah Dār al-Fikr, Beirut
13. Al-Sharwānī, 'Abdulḥamīd, al-Shaykh, Tuḥfat al-Muthāj, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut
14. Ibn Taymiyyah, Ahmad bin Shahāb al-Dīn, Taqī al-Dīn, Shaykh al-Islām, Majmū' al-Fatāwā, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut
15. Ibn Muflih, al-Ḥanbalī, Al-Mubdi', Al-Maktab al-Islāmī, Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, Beirut.

مصادر و مراجع

¹ محمد افتخار، مولانا، مفتی، شرعی پردہ کیوں؟ کیسے؟ مکتبہ عثمانیہ راولپنڈی، ص: ۱۰۱

- ² ابراہیم مصطفیٰ، المعجم الوسيط، مکتبہ الشروق الدولية، مصر، باب الحاء، ص: ۱۱۵
- ³ ابن منظور، لسان العرب، مادہ ح-ج-ب، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۴، ص: ۲۱۵
- ⁴ صہیب احمد، الشیخ، عورت کا زیور پردہ، مکتبہ بیت السلام، الرياض، ص: ۹-۱۰
- ⁵ جصاص، احمد بن علی ابو بکر، رازی، علامہ (حنفی) احکام القرآن، سہیل اکیڈمی، لاہور، ج: ۳، ص: ۳۱۵-۳۱۶
- ⁶ المرغینانی، علی بن ابی بکر، علامہ، ابوالحسن، حنفی، ہدایہ اولین، مکتبہ امدادیہ، ملتان، ص: ۷۶
- ⁷ تمقستانی، محمد خراسانی، علامہ، حنفی، جامع الرموز، مطبع نشی نوآلشور، کراچی، ج: ۳، ص: ۴۳۲
- ⁸ الشرنبلانی، حسن بن عمار بن علی، مراقی الفلاح فی شرح متن نور الایضاح، مکتبہ کارخانہ تجارت کتب، کراچی، ص: ۱۳۱
- ⁹ الصاوی، احمد بن محمد، شیخ، المالکی، حاشیہ الصاوی علی الشرح الصغیر، مکتبہ عیسی البابی الحلی، مصر، ج: ۱، ص: ۲۰۰-۲۰۱
- ¹⁰ الدسونی، محمد بن احمد، المالکی، شرح الکبیر، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۱، ص: ۳۴۵
- ¹¹ دردی، احمد، علامہ، ابوالبرکات، سیدی، مالکی، الشرح الکبیر، دار الفکر، بیروت، ج: ۱، ص: ۲۱۴
- ¹² نووی، یحییٰ بن شرف، علامہ، شرح المہذب، مطبوعہ دار الفکر بیروت، ج: ۳، ص: ۱۶۸-۱۶۷
- ¹³ الشروانی۔ عبد الحمید، الشیخ، تحفۃ المتحاج، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۳، ص: ۱۱۵
- ¹⁴ ابن تیمیہ، احمد بن شہاب الدین، تقی الدین، شیخ الاسلام، مجموعہ الفتاویٰ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۲۲، ص: ۱۰۹-۱۱۰
- ¹⁵ فوزان، بن، صالح، شیخ، الملخص الفقہی، مکتبہ بیت السلام، الرياض، ج: ۱، ص: ۴۲-۴۳
- ¹⁶ ابن مفلح، الحنبلی، المبداء المکتب الاسلامی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج: ۱، ص: ۳۶۲-۳۶۳